بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سرِ عرش پر ہے تیری گذر، دلِ فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے، نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ
مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ
عَلَی النَّبِیِّ یٰاۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاسَیِّدِیْ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

کرم کی بھیک ملے تو حیات بنتی ہے
حضور آپ نوازیں تو بات بنتی ہے
رُخِ حضور ﷺ کا صدقہ یہ دن چمکتا ہے
آپ کی زلفوں کے سائے سے رات بنتی ہے
ملے جو اِذنِ ثناء کا تو لفظ ملتے ہیں
اگر ہو آپ کی مرضی تو نعت بنتی ہے
درِ حبیب کی زیارت بڑی سعادت ہے
ہو آپ کا بلاوا تو برات بنتی ہے
نبی کی دید سے بنتے ہیں اولیاء بھی اصفیاء بھی
اسی صورت سے صورت نجات بنتی ہے
جسے وسیلہ بنایا تمام نبیوں نے
اسے وسیلہ بناؤ تو بات بنتی ہے

شعر کی شرح

سرِ عرش پر ہے تیری گذر، دلِ فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے، نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

محبوبِ خدا ﷺ کی عرشِ معلیٰ پر بھی آمد و رفت ہے اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے دلوں کے رازوں کی نہ صرف خبر رکھتے ہیں بلکہ ان کو دیکھتے بھی ہیں الغرض زمین وآسماں ہو یا مکان و لامکاں ہو کوئی ذرہ بھی ایسا نہیں ہے جو آپ کے سامنے نہ ہو حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کو بھی دیکھ لیا۔

حضور اکرم ﷺ کا علم غیب قرآن پاک اور احادیث سے ثابت ہے۔ تفصیل مندرجہ ذیل میں درج ہے۔

قرآن پاک سے علم غیب کا ثبوت:

(1) وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا (سورۃ نمبر 2 آیت نمبر 143)
ترجمہ: اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ ہیں۔

تفسیر عزیزی میں اس آیت کے ماتحت ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ اپنے نورِ نبوت کی وجہ سے ہر دیندار کے دین کو جانتے ہیں کہ دین کے کس درجہ تک پہنچا ہے۔ اور اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے۔ اور کونسا حجاب اس کی ترقی سے مانع ہے پس حضور ﷺ تمہارے گناہوں کو تمہارے ایمان درجات کو تمہارے نیک و بد اعمال اور تمہارے اخلاص و نفاق کو پہچانتے ہیں۔ لہذا ان کی گواہی دنیا میں حکم شرع امت کے حق میں قبول اور واجب العمل ہے۔

(2) وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا (سورۃ نمبر 4 آیت نمبر 41)

ترجمہ: اور اے محبوب تم کو ان سب پر نگہبان بنا کر لائیں گے۔

تفسیر روح البیان میں اس آیت کے ماتحت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر امت کے اعمال صبح و شام پیش کئے جاتے ہیں لہذا امت کو ان کی علامات سے جانتے ہیں اور ان کے اعمال کو بھی اس لئے آپ ان پر گواہی دیں گے۔

(3) مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یَعْلَمُ مَا

بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ (سورۃ نمبر 2 آیت نمبر 255)

ترجمہ: وہ کون ہے ہے جو اس کے یہاں شفاعت کرے بغیر اس کے حکم کے جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے۔

تفسیر روح البیان میں اس آیت کے ماتحت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مخلوق کے پہلے حالات جانتے ہیں اللہ تعالیٰ کے مخلوقات کو پیدا کرنے کے پہلے واقعات اور ان کے پیچھے کے حالات بھی جانتے ہیں قیامت کے احوال مخلوق کی گھبراہٹ اور رب تعالیٰ کا غضب وغیرہ۔

(4) عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰي غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ (سورۃ الجن آیت نمبر 27/26)

ترجمہ: غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

اللہ تعالیٰ کا علم ذاتی ہے، ازلی ہے، انبیاء علیہم السلام کا علم عطائی

ہے۔ضرورت کے مطابق انہیں عطا کیا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے جتنا چاہتا ہے علم غیب عطا فرما دیتا ہے اور سب سے زیادہ اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چاہتا ہے اور سب سے زیادہ علم غیب بھی آپ ﷺ کو ہی عطا فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تمام اشیاء کے علوم عطا فرمائے ہیں۔

(5) سورۃ النساء آیت 113 میں ارشاد فرمایا:

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا○

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام کائنات کے علوم سکھائے اور اسرار وحقائق پر مطلع فرمایا۔

تفسیر ابن جریر میں اس آیت مبارکہ کی تفسیر یوں بیان کی گئی ہے کہ آپ ﷺ کو پہلوں اور پچھلوں کی خبریں اور جو کچھ ہو چکا اور جو آئندہ ہونے والا ہے تمام کا علم عطا فرما دیا۔یہی علم غیب ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا کر دیا۔

(6) اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام پر قرآن اتارا جس

کے متعلق فرمایا: وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٦١﴾

(i) اور تمہارے رب سے ذرہ بھر کوئی چیز غائب نہیں زمین میں نہ آسمان میں اور نہ اس سے چھوٹی اور نہ اس سے بڑی کوئی چیز نہیں جو اس روشن کتاب میں نہ ہو۔ (یونس:٦١)

(ii) وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ○

اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے اور ہدایت اور رحمت اور بشارت مسلمانوں کے لئے (النحل:٨٩)

(iii) وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ○

ترجمہ: اور جتنے غیب ہیں آسمانوں اور زمین کے سب ایک بتانے والی کتاب میں ہیں۔ (النمل:٧٥)

(iv) وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ○

ترجمہ: اور کوئی دانہ نہیں زمین کی اندھیریوں میں نہ کوئی تر اور نہ خشک جو ایک روشن کتاب میں لکھا نہ ہو۔ (الانعام:۵۹)

(v) ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ

ترجمہ: یہ غیب کی خبریں ہیں کہ ہم خفیہ طور پر تمہیں بتاتے ہیں۔ (آل عمران:۴۴)

(vi) تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ

یہ غیب کی خبریں ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں۔ (ھود:۴۹)

(vii) وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

ترجمہ: اور لوح میں جو کچھ لکھا ہے سب کی تفصیل ہے اس میں کچھ شک نہیں یہ پروردگار عالم کی طرف سے ہے۔ (یونس:۳۷)

قرآن میں ہر چیز کا علم ہے حتیٰ کہ لوح محفوظ کی تفصیل اس

میں درج ہے جب قرآن مجید میں ہر چیز کا علم ہے اور قرآن اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل فرمایا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی قرآن کا شارح نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی مفسر نہیں۔ قرآن مجید کی روح کو سمجھنے والا نہیں ہے اس کے مطلب اور مفہوم کو سمجھنے والا نہیں لہذا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام علوم غیبیہ حاصل ہیں۔

(7) سورۃ التکویر آیت نمبر 24 میں ارشاد فرمایا:

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ

ترجمہ: ''اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔''

ظاہر ہے کہ اگر علم غیب ہوگا تو اس کا علی الاعلان اظہار بھی فرمائیں گے۔ آیت مبارکہ کا نفس مضمون ہی بتا رہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب ہے۔

احادیث مبارکہ سے علم غیب کا ثبوت:

(۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

اے جابر ! اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے اپنے نور سے تیرے نبی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے نور کو پیدا فرمایا: پھر میرے نور کے پرتو سے کائنات کی ہر چیز بنی۔ جب ہر چیز نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور مبارک سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں بنی تو پھر کون سی چیز ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوشیدہ ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں نہیں ہے۔

(۲) حضرت عبدالرحمن بن عائش رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: میں نے اپنے رب کو احسن صورت میں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے دل میں پائی۔ **فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ** میں نے زمین و آسمان کی تمام چیزوں کو جان لیا۔ (ترمذی، مشکوۃ شریف)

سب سے بڑا غیب تو خود اللہ تعالیٰ ہے لیکن نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ظاہری آنکھوں سے اسے بھی دیکھ لیا۔ پھر باقی کونسا غیب رہ

گیا۔اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا

جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

(۳) حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا میرے سامنے کردی ہے۔پس میں اسے اور اس میں قیامت تک ہونے والی ہر چیز کو اس طرح دیکھ رہا ہوں جس طرح اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔ (کنز العمال جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۹)

اس حدیث شریف سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ کائنات کی ہر چیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمہ وقت اسے دیکھ رہے ہیں۔

خدا نے کیا تجھ کو آگاہ سب سے

دو عالم میں جو کچھ خفی و جلی ہے

(۴) حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ایک طویل حدیث مبارکہ روایت فرمائی کہ جس کے آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''دنیا وآخرت میں ہونے والے تمام امور میرے اوپر پیش کئے گئے ہیں'' (مسند احمد بن حنبل)

جب ہر چیز نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے پیش کردی گئ ہے پھر کون سا غائب رہا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں نہیں آیا۔

(۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کچھ قیامت کے قائم ہونے تک ہونے والا ہے مجھے اس کے بارے میں خبر دی گئی ہے۔ (مسلم شریف)

(۶) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو سمیٹ دیا ہے پس میں نے اس کے مشارق و مغارب کو دیکھ لیا ہے۔ (مسلم شریف)

(۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ایک طویل حدیث شریف

روایت فرمائی جس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو کوئی کسی چیز سے متعلق پوچھنا چاہے وہ پوچھ لے۔ تم جس چیز سے متعلق بھی مجھ سے پوچھو گے میں اسی جگہ پر کھڑے ہوئے تمہیں بتاؤں گا۔ (بخاری شریف جلد اول صفحہ ۷۷)

ایسی ہی اور بھی احادیث مبارکہ ہیں کہ جن میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ازل سے ابد تک ہونے والے تمام واقعات کا علم عطا فرما دیا ہے۔

فضل خدا سے غیب شہادت ہوا انہیں
اس پر شہادت آیت ووحی واثر کی ہے
کہنا نہ کہنے والے تھے جب سے تو اطلاع
مولیٰ کو قول و قائل و ہر خشک وتر کی ہے

اعلیٰ حضرت، حدائق بخشش